مولانا عبداللطیف مدنی
استاذ الحدیث جامعہ عربیہ چنیوٹ

طالب علم کے لیے وصیت کرنے کا بیان

بابُ مَا جَاءَ فِی الْاِسْتِیْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبُوْ دَاو‘دَ الْحَفرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ قَالَ کُنَّانَاتِیْ اَبَا سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ مَرْحَبًابِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ وَ اِنَّ رِجَالاً یَّاْتُوْنَکُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْابِهِمْ خَیْرًا قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ کَانَ شُعْبَةَ.

یُضَعِّفُ اَبَاهٰرُوْنَ الْعَبْدِیَّ قَالَ یَحْیَی وَمَازَالَ ابْنُ عَوْنٍ یَرْوِیْ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ حَتّٰی مَاتَ وَاَبُوْ هٰرُوْنَ اِسْمُه‘ عُمَارَةُ بْنُ جُوَیْنٍ

ترجمہ: ابوہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس (علم سیکھنے کے لیے) جایا کرتے تھے تو وہ فرماتے ''مرحبا''، یعنی میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تمہارے (یعنی صحابہ کے) تابع ہیں اور بہت سے لوگ دین سمجھنے کے لیے اطرافِ عالم سے تمہارے پاس آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں گے تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔

تشریح: صحابہ کرام کو یہ بتانا مقصود ہے کہ میرے بعد چونکہ تمہاری ہی ذات دنیا کے لیے رہبر و رہنما ہوگی اور تمہی لوگوں کے پیشوا اور مقتدا بنو گے اس لیے دنیا بھر کے لوگ تمہارے پاس میری احادیث اور علم دین حاصل کرنے آئیں گے لہذا تمہیں چاہیے کہ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔ ان کی تربیّت اور نگہداشت میں کوتاہی نہ کرو اور ان کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ اختیار کرو۔

علم کے اٹھ جانے کا بیان (بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِهَابِ الْعِلْمِ)

حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَایَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُه‘ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْاوَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةُ وَزِیَادِبْنِ لَبِیْدٍ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوٰی وَ هٰذَاالْحَدِیْثُ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ

النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو (آخر زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں (کے دل ودماغ سے) اسے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھالے گا کہ علماء کو (اس دنیا سے) اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہٰذا وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِبْنِ نُفَيْرٍاَبِيهِ جُبَيْرِبْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَیْءٍ فَقَالَ زِيَادُبْنُ لَبِيْدِ الْاَنْصَارِیُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَءَ نَّه‘ وَلَنُقْرِاَنَّه‘ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَا ءَ نَا قَالَ ثَقِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ .هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَمَاذَاتُغْنِی عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَبْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَايَقُوْ لُ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَاَخْبَرْتُه‘ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ قَالَ صَدَقَ اَبُوالدَّرْدَآءِ اِنَّ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰی فِيْهِ رَجُلاً خَاشِعًا هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَكَلَّمَ فِيْهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوَهٰذَا وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِبْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ نے آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگوں سے لیا یعنی اٹھالیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے (اس پر) حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علم ہم سے کس طرح کھینچ لیا جائے گا حالانکہ ہم نے تو قرآن کو بھی پڑھا ہے۔ پس اللہ کی قسم ہم اس کو ضرور پڑھیں گے اور ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو ضرور پڑھائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زیاد'' تمہیں تمہاری ماں گم کردے، میں تو تمہیں مدینہ کے لوگوں میں بڑا سمجھ دار سمجھتا تھا۔ کیا تورات اور انجیل یہود ونصاریٰ کے پاس نہیں ہے لیکن انھیں کیا فائدہ پہنچا؟ جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میری عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابودرداء رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں پھر انھیں ان کا قول بتایا تو انھوں نے فرمایا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمھیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا، وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہوگے اور

پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔

تشریح: حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اللہ رب العزت علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ علماء کے سینوں سے علم کو نکال لیں۔ اگر چہ اللہ تعالیٰ علم کو سینوں سے نکالنے پر قادر ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قدرت کے باوجود ایسا نہیں کریں گے بلکہ اس کی صورت یہ ہوگی کہ علماء ختم ہو جائیں گے اور ان کی جگہ پُر کرنے کے لیے علماء پیدا نہ ہوں گے اور علماء کی جگہ جہلاء بیٹھیں گے اور گمراہی پھیلائیں گے۔

آج کل یہ المناک حادثہ دیکھا جا رہا ہے کہ عام مسلمان تو کجا بڑے بڑے علماء کی اولادیں بھی علمِ دین سے محروم ہیں اور انھوں نے صرف عصری علوم کے حصول کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے ہی اُن کا نصب العین ہو کر رہ گیا ہے۔ عصری علوم سے استفادہ کوئی بُری بات نہیں لیکن دین سے بے گانہ ہو کر کوئی بھی مثالی مسلمان نہیں بن سکتا۔ یہ دین دار طبقے کی غفلت اور لاپروائی کا نتیجہ ہے کہ اُن کی اولادوں میں دین مغلوب ہو رہا ہے اور دنیا غالب آ رہی ہے۔ بے داڑھی اور بے نماز علانیہ فاسقوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطاء فرمائے اور سچا مسلمان بنا دے۔ (آمین)

سوال: اس حدیث سے تو یہی ظاہر ہے کہ علم سینوں سے نہیں نکالا جائے گا لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم سینوں سے نکال لیا جائے گا یہ تو احادیث میں تعارض ہو گیا؟

جواب: دونوں طرح کی روایتوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ شروع میں رفع علم کی صورت یہ ہوگی کہ علماء رخصت ہوتے جائیں گے اور ان کے ساتھ علم سینوں سے محو کر دیا جائے گا۔ وہ اچانک قیامت کے قریب ہوگا۔ اس لیے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی مومن باقی رہے گا۔ حاصل یہ ہے کہ دونوں صورتیں دو وقت میں ہوں گی، اس لیے کوئی تعارض نہیں۔

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرا لیں۔ کئی قارئین کا زرِتعاون سالانہ نومبر اور دسمبر ۲۰۰۸ء میں ختم ہو رہا ہے۔ انہیں نومبر ۲۰۰۸ء کا شمارہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم ماہ نومبر میں ہی اپنا سالانہ زرِتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما دیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095